مسلمانوں کے لیے ایک انمول دستور العمل

یعنی

حضور پر نور اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے

وصایا شریف

جسکو

جناب مولنا مولوی حسنین رضا خان صاحب نے بعض ضروری حالات کے ساتھ مرتب کیا

اور جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ بریلی نے اپنے صرف سے

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں چھپوایا

Butt

3/-

وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ها) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ها) (۱۴) اَللّٰهُمَّ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا
بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ
اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْكَرِيْمَ اِذَا اُمِرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ يَرُدَّهٗ
اَبَدًا وَقَدْ اَمَرْتَنَا فَدَعَوْنَا وَاَذِنْتَ لَنَا فَشَفَعْنَا وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ فَشَفِّعْنَا
فِيْهِ (ها) وَارْحَمْهُ (ها) فِيْ وَحْدَتِهٖ (ها) وَارْحَمْهُ (ها) فِيْ وَحْشَتِهٖ (ها) وَارْحَمْهُ (ها)
فِيْ غُرْبَتِهٖ (ها) وَارْحَمْهُ (ها) فِيْ كُرْبَتِهٖ (ها) وَاَعْظِمْ لَهٗ (ها) اَجْرَهٗ (ها) وَنَوِّرْ
لَهٗ (ها) قَبْرَهٗ (ها) وَبَيِّضْ لَهٗ (ها) وَجْهَهٗ (ها) وَبَرِّدْ لَهٗ (ها) مَضْجَعَهٗ (ها) وَ
عَطِّرْ لَهٗ (ها) مَنْزِلَهٗ (ها) وَاَكْرِمْ لَهٗ (ها) نُزُلَهٗ (ها) يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
وَيَا خَيْرَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ
الشَّافِعِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Butt

حضور پرنور اعلیٰحضرت شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر حالات

حضور پرنور کے اسلاف کرام قندھار کے رہنے والے تھے ہندوستان میں آکر قابلیت وجاہت شجاعت کی بدولت سلاطین مغلیہ کے درباروں میں مناصب جلیلہ پر ممتاز رہے یہ وتیرہ رہا کہ مدت دراز تک رکن سلطنت بنکر حکمرانی کی شان رکھتا اور عمر کے پچھلے حصہ میں ترک دنیا کرکے یاد الٰہی میں مصروف ہو جاتا ہم اسی شان سے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتے۔ عالیجناب مولٰنا کاظم علیخاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک تو یہ طریقہ مستمر رہا مگر قطب الوقت اعلیحضرت مولٰنا مولوی محمد رضا علیخاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیحضرت قبلہ کے جد امجد ہیں اپنا طرز عمل تبدیل کر دیا امارت ظاہری سے کبھی کوئی تعلق نہ رکھا اور ساری عمر کمال فقیری و درویشی میں گذار دی یہ بزرگ اپنے وقت میں شریعت وطریقت کے امام مانے گئے ہیں انکی بیشمار کرامتیں اہل شہر کی زبانوں پر ہیں موافق و مخالف انکی مدح میں رطب اللسان ہیں خطب علمی انکی تصانیف میں مشہور تر تصنیف ہے انھوں نے اپنے تلمیذ خاص مع اللغۃ العلمی کے نام سے شائع کرائی انکے بعد انکے صاحبزادے مولٰنا مولوی محمد نقی علیخاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسند شریعت پر رونق افروز ہوئے انھوں نے اپنے مبارک عہد میں علمی دنیا پر بڑے بڑے احسان کئے اور اپنے بعد بھی دنیائے اسلام کی رہنمائی کیلئے اپنی علمی تصنیفات اور حضور پرنور اعلیٰحضرت کی ذات کو چھوڑا یہ وہ مبارک ہستی ہے جسکو خدائے قدوس نے محض دین کی حمایت کیلئے اس گئے گذرے زمانہ میں خلق فرمایا۔ محرم ۱۲۷۲ھ میں حضور پرنور کی ولادت ہوئی اور اپنے فطری شوق کی بدولت صرف چودہ سال کی عمر شریف تھی کہ فراغ حاصل فرماکر مسند افتا پر نزول اجلال فرمایا اور اپنے مہربان باپ کو امامت تدریس افتا وغیرہ کاموں سے سبکدوش کر دیا عمر شریف وقف خدمات دینیہ رہی تیرہویں صدی کے آخر تک تو کسی وقت جلسہ احباب میں بھی رونق افروز ہوا کرتے مگر چودھویں صدی کے شروع میں احباب سے یہ کہکر کہ اب صدی بدلی ہمیں بھی اپنا رنگ بدلنا چاہیئے گوشہ نشینی اختیار فرمالی اس سے زمانہ واقف ہے انکی پاک زندگی پر نظر کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں اس صدی کے واسطے [illegible] فرما دیا تھا احیاء دین احیاء علوم اور اللہ کی طرف الکامل میلان طبعی تھا اور اس سے دلچسپی انکی فطرت میں داخل تھی بارہا کا تجربہ شاہد ہے کہ خدمت دین انکی طبیعت ثانیہ ہو چکی تھی علالت کے زمانہ میں بلا کسی وقت کے وہ کار[illegible]

انجام دیتے تھے اگر کسی طبیب کے امراض چند گھڑیوں کیلئے مشاغل علمیہ سے دست کش ہوں تو مرض کا غلبہ ہو نیلگا اور کیوں نہو کہ خداوند
انکے حق میں غذائے روح تھی اس وقت ہندوستان میں کوئی باطل فرقہ ایسا نہیں جسکے رد میں آپکی بکثرت تحریریں موجود نہوں
جب دین میں کوئی نیا فتنہ اٹھتا تو سب سے پہلے حضور کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استیصال فرماکر چھوڑتے میں
خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال تمامدت تک رہتا کہ اعلیحضرت کی سیف زبان و نیزہ
قلم کا کیا جواب ہوگا حرمین محترمین میں ہزار ہا سنی عالم گزرے ہونگے مگر وہانکے جملہ علماء نے آپ سے سندیں لیں جنکی بدست حق پرست پر
بیعتیں کیں اور استاد بنایا کمال عزت و احترام کئے انہیں مجدد مائۃ حاضرہ و امام اہلسنت کے مبارک خطابات دئے خاتم الطبیب وہ ختم
پرنور اعلیحضرت ہی تھے آپ علوم و فنون میں یکتا تھے انکی آبائی میراث تھی بکثرت علوم مثلاً ریاضی وغیرہ جن میں جنکا احیا رضائے خدا سے علم نے
حضور پرنور کے دست اقدس سے کرایا مثلاً تکسیر توقیت ۔ لوگارثم جبر و مقابلہ اعلم جفر وغیرہ محرم ۱۳۲۷ھ
میں ایک فہرست تصانیف مرتب ہوئی جسکا تاریخی نام المجمل المعدد لتالیفات المجدد ہے اسوقت تک
اعلیحضرت قبلہ کی تصانیف کا عدد تین سو پچاس تھا اسکے بعد آخری وقت تک تصانیف کا سلسلہ علی الاتصال
جاری رہا ہزوہ علیحدہ و جداگانہ اندازہ کرتا ہوں کہ اب اگر کوئی فہرست مرتب ہو تو تنہی تصنیفات اور ہونگی
فتاویٰ رضویہ جسکی بارہ ۱۲ جلدیں ہیں ان تمام کتابوں میں زیادہ ضخیم ہے۔ اگر تمام تصنیفات کو جمع کرکے
عمر شریف پر تقسیم کیا جائے تو یقیناً حضور پرنور ان چند علمائے اسلام میں شمار ہونگے جنکی عمر کے ہر دن میں کئی جز
تصنیف کا حساب پڑتا ہے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھکر صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا علوم میں وہ پایہ پایا اجلۂ علما فرماتے تھے کہ گذشتہ دو صدی کے
اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آتا غرضکہ کم و بیش چون ۵۴ برس تک علوم کو مسند مرتبہ میں بیٹھا رہا اور ۲۵ صفر
۱۳۴۰ھ کو جمعہ کے دن ۲ بجکے ۳۸ منٹ پر عین اذان جمعہ میں ادھر حی علی الفلاح سنا ادھر روح پرفتوح
نے داعی اللہ کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور پرنور نے اپنی ولادت و وفات کی تاریخیں قرآن کریم سے خود استخراج فرمائی ہیں وہ درج ذیل کیجاتی ہیں

تاریخ ولادت — تاریخ وفات جو وصال سے چار ماہ بائیس روز قبل تحریر فرمائی

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ۱۲۷۲ — ویطاف علیھم بآنیۃ من فضۃ واکواب ۱۳۴۰